أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ○ (الروم:40)

ترجمہ: اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اسی قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ مجھے آتے دیکھا، تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم، وہ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں! حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے سوچا کیا ہو گیا؟ شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ مالدار لوگ ہیں، مگر ان میں سے جس نے ایسے ایسے اور ایسے دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے لَپ بنا کر[1] دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور موٹا ہو کر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا، تو پچھلا جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اس طرح ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔ (سنن الترمذي، کتاب الزکوٰۃ عن رسول اللہ ﷺ، ماجاء عن رسول اللہ ﷺ في منع الزکوٰۃ)

حَضرتْ اَقْدَسْ مَسِیحْ مَوْعُودْ (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ (19/15)

فرمایا: چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (19/83)

[1] لَپ بنا کر: دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر چلّو/ کولی/ بُک بنانا۔

حَضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الْاَوّل قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ فرماتے ہیں:

میں سمجھتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع ہونے سے بڑے بڑے کام (دینی بھائیوں) کے چلتے رہے ہیں اور چل سکتے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے لئے اسوہ حسنہ وہی صحابہؓ کا نمونہ ہے جو زکوٰۃ کے مال کو علیحدہ علیحدہ خرچ کرنا جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ زکوٰۃ کا کل روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا تھا اور عظیم الشان مفید کام اس سے نکلتے تھے۔ گو اس وقت کتنی ہی چندوں کی آمد ہمارے سلسلہ میں ہو مگر ان اصول کی طرف جن پر (دین) کی بناء ہے توجہ نہ کرنا کم از کم اس سلسلہ کے جو مسیح موعود کا سلسلہ ہے شایان شان نہیں ہے۔ جس طرح چندوں کے دینے سے نماز اور روزہ اور حج کے فرائض میں کوئی فرق نہیں آیا اسی طرح زکوٰۃ کے فرض کی ادائیگی میں بھی کوئی فرق نہیں آسکتا۔ (بحوالہ م۔ق۔الف صفحہ 81.82)

حَضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الثّانِی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ فرماتے ہیں:

زکوٰۃ کا حکم ایک بے نظیر حکم ہے اور (دین) کی بے انتہاء خوبیوں میں سے ایک روشن خوبی ہے... بعض لوگ زکوٰۃ کو ایک چٹّی خیال کرتے ہیں لیکن زکوٰۃ چٹّی نہیں ہے اس کے سمجھنے کے لئے میں تمہیں ایک موٹی بات بتاتا ہوں۔ گورنمنٹ رعایا سے ٹیکس لیتی ہے پھر اس ٹیکس سے ملک اور رعایا کی حفاظت کے لئے فوج اور پولیس تیار کرتی ہے۔ رعایا کے آرام کے لئے سڑکیں اور شفاخانے بناتی ہے اور طرح طرح کے آرام بہم پہنچاتی ہے چونکہ گورنمنٹ رعایا کے آرام کے لئے ہی ٹیکس لیتی ہے اس لئے اس کے اس ٹیکس لینے کو کوئی چٹّی خیال نہیں کرتا۔ اِسی طرح زکوٰۃ بھی چٹّی نہیں بلکہ خود انسانوں کے بھلے کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے، جس طرح گورنمنٹ اپنی رعایا کی بہتری کے لئے ٹیکس وصول کرتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہے اور اس کے بدلہ میں یہ وعدہ کیا ہے کہ تمہارے اموال میں برکت ہوگی اور وہ ہر ایک قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ ہو جائیں گے... غرض کہ زکوٰۃ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا ٹیکس ہے جس کے بدلہ میں انسان پر رحمت اور اس کی ظاہری و باطنی پاکیزگی کا وعدہ ہے... زکوٰۃ دینے والے کو اللہ تعالیٰ اسی طرح کامیابی اور پاکیزگی کا وعدہ دیتا ہے جس طرح گورنمنٹ ٹیکس لے کر حفاظت کا وعدہ کرتی ہے۔ لیکن افسوس کہ لوگ گورنمنٹ کے وعدہ کو تو سچا سمجھتے ہیں اور بڑی خوشی سے ٹیکس ادا کر دیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سچا نہیں سمجھتے اسی لئے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ زکوٰۃ کے ذریعہ سے انسان بہت سے دکھوں اور تکلیفوں سے بچ جاتا ہے کیونکہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ (ا۔ن 2/224.225)

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں:

زکوٰۃ کی (دین) میں کتنی اہمیت ہے۔ اس کے لئے مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں احکامات آتے ہیں۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس سے (دینی) حکومت کے خرچ بھی پورے ہوتے ہیں اور غریبوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے... پس یہ بہت اہم چیز ہے اور جن پر یہ لاگو ہوتی ہے ان کو یہ ادا کرنی چاہئے اور اسی طرح جو صاحب حیثیت (دینی بھائی) ہے اس کے لئے اپنے مال میں سے قریبیوں اور ضرورت مندوں کے لئے بھی خرچ کرنا انتہائی ضروری ہے بلکہ فرض ہے۔ غریبوں اور مسکینوں اور کمزور طبقے کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ طبقہ ہی ہے جو ملکی معیشت کی بہتری کے لئے خدمت کر رہا ہوتا ہے... اگر اس طبقے کی محنت اور مدد شامل نہ، ہو تو ملکی معیشت بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ (خ۔م۔ر۔ فرمودہ 08 جون 2007ء)

فرمایا: ایک بات کی طرف خاص طور پر میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شک مالی قربانی میں تو جماعت کے افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن مالی قربانی کا ایک پہلو زکوٰۃ ہے۔ اُس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر عورتوں کو جن کے پاس زیور وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کی رقمیں ایک سال سے زیادہ پڑی رہتی ہیں۔ اس طرف ویسی توجہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو ہونی چاہئے۔ ایک تعداد تو اللہ کے فضل سے یقیناً ایسی ہے جو ایک ایک پائی کا حساب رکھ کر چندے بھی دیتی ہے اور زکوٰۃ بھی دیتی ہے لیکن بعض لوگ ایسے ہیں جو چندوں کو کافی سمجھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے، یا سیکرٹریانِ مال جو ہیں اُن کو اس طرف توجہ نہیں دلاتے جس وجہ سے اُن کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ (خ۔م۔ر۔ فرمودہ 30 مارچ 2012ء)

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز زکوٰۃ کے نصاب کی منظوری عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چاندی کے لئے چاندی والا اور سونے کے لئے سونے والا نصاب ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رائج فرمایا تھا اور جہاں تک نقد روپے کے لئے نصابِ زکوٰۃ کی بات ہے تو اس وقت دنیا کی اکثریت سونے کو ہی معیارِ زر اپنائے ہوئے ہے۔ اس لئے نقد روپے کی زکوٰۃ میں بھی سونے کو ہی معیار سمجھا جائے گا، ہاں اگر آئندہ زمانہ میں کبھی دنیا میں معیارِ زر میں تبدیلی ہوتی ہے اور سونے کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو دنیا معیارِ زر ٹھہراتی ہے تو نقد روپے کی زکوٰۃ کے لئے اس وقت اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔ (خط حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 مئی 2014ء بنام صدر صاحب مجلس افتاء)

اس لئے آئندہ سے زکوٰۃ کا نصاب اس طرح ہے۔

1۔ چاندی ساڑھے باون تولہ۔

2۔ سونا ساڑھے سات تولہ۔

3۔ نقدی، اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے وزن سونے کے برابر قیمت ہو جو اس وقت تقریباً چار لاکھ ستائیس ہزار پانچ صد (4,27,500/-) روپے بنتے ہیں۔ تو اس پر کل اموال کا اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ مطلب نقدی اور سونے پہ ہر ایک لاکھ پر اڑھائی ہزار روپے زکوٰۃ بنتی ہے جو اسے ادا کرنی ہے۔ اگر پانچ لاکھ ہیں تو ساڑھے بارہ ہزار روپے بنتے ہیں علیٰ ہذا القیاس۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت ان امور کو مدّ نظر رکھیں۔

1۔ جماعتی چندہ جات زکوٰۃ کے متبادل نہیں ہیں۔

2۔ زکوٰۃ کی رقم از خود تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ساری رقم جماعتی نظام کے تحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے۔

3۔ رقم خواہ گھر میں ہو یا بنک میں اگر وہ نصاب تک پہنچتی ہو تو ایک سال مکمل ہونے پر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

جماعتی مالی سال کا اختتام مؤرخہ 30 جون 2018ء کو ہو رہا ہے۔ ایسے احبابِ جماعت جو کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ) کے پچھلے یا امسال کے بقایادار ہیں ان سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں ترجیحی بنیاد پر اپنے لازمی چندہ جات کی اصل آمد کے مطابق ادائیگی فرمائیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سارا سال انفاق فی سبیل اللہ کی مجسم تصویر تھے لیکن کَانَ اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کہ رمضان میں آپ ﷺ کے انفاق کا رنگ ہی اور ہوتا تھا۔ نیز جن احباب پر نصاب کے مطابق زکوٰۃ واجب ہے وہ بھی رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں اپنی زکوٰۃ کی فوری ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اموال کی پاکیزگی کے لئے اور اپنے ایمان میں ترقی کے لئے

صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ O عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَO اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُO